روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
☎ 213029
بدھ 6- جنوری 1999ء - 17 رمضان 1419 ہجری- 6 صلح 1378 ہش جلد 84-49 نمبر 5

بخشش خُدا کا اختیار ہے

حضرت جندبؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا -

ایک آدمی نے کہا اللہ کی قسم فلاں آدمی کو اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا اس پر اللہ نے فرمایا کون ہے جو مجھ پر یہ پابندی لگائے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا- میں نے اسے بخش دیا اور جس شخص نے یہ کہا تھا اس کے اعمال ضائع کر دیئے-

(صحیح مسلم کتاب البرو الصله باب النهی عن تقنیط الانسان)

رمضان میں درس القرآن

رمضان المبارک میں ایم ٹی اے پر سیدنا حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس قرآن روزانہ (سوائے جمعہ کے) شام سوا چار بجے سے پانچ بج کر چالیس منٹ تک ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے۔ یہی درس اگلے دن صبح 10-6 پر دوبارہ ٹیلی کاسٹ کیا جاتا ہے۔

احباب کثرت سے اس روحانی مائدہ سے فائدہ اٹھائیں۔

حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا عالمی درس قرآن ☆ نمبر 7

کسی کی بخشش کا معاملہ صرف اور صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے

قتل خطا اور قتل عمد کے مسائل پر سیر حاصل بحث

درس قرآن کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

لندن:- 28 دسمبر 1998ء سیدنا حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ نساء کی آیات 93 تا 95 کی تلاوت کے بعد ان آیات کا درس دیا۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ درس رمضان المبارک بیت الفضل لندن سے ایم ٹی اے نے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اس کے ساتھ سات دیگر زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

آیت نمبر 93 کے مطالب و تفسیر بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس میں بیان ہوا ہے کہ کسی مومن کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مومن کو قتل کرے۔ سوائے اس کے کہ غلطی سے ایسا ہو جائے۔ اور جو ایسی غلطی کرے اس پر ایک مومن غلام کی گردن کا آزاد کرنا فرض ہے۔ اس کے علاوہ (طے شدہ) دیت اس کے اہل کو ادا کرنا ہوگی۔ سوائے اس کے کہ وہ معاف کر دیں۔ اور اگر (مقتول) کا تعلق دشمن قوم سے ہے مگر وہ خود مومن ہے تب بھی مومن غلام کا آزاد کرنا ضروری ہے۔ حضور نے فرمایا چونکہ مقتول دشمن قوم سے ہے اس لئے اس کی دیت تو ادا نہیں کی جائے گی۔ لیکن اگر مقتول کا تعلق ایسی قوم سے ہے جس سے عہد و پیمان ہوئے ہوں تو اس کے اہل کو دیت بھی ادا کرنی ہو گی اور مومن غلام کو آزاد بھی کرنا ہو گا۔ جس کو اس کی توفیق نہ ہو وہ مسلسل 60 دن کے روزے رکھے۔ اللہ تعالیٰ بہت جاننے والا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں نے ترجمے میں کوشش کی ہے کہ سارے مسائل کو حل کر دیا جائے۔ مگر کچھ باتیں ایسی ہیں جن کی وضاحت کی ضرورت پڑے گی۔ حضور نے فرمایا میں نے دیگر فقہا کی آراء کا خلاصہ تیار کر لیا ہے۔ ورنہ اگر ایک ایک کی بات بیان کی جائے تو بات بہت الجھ جائے گی اور آخر میں کچھ پلے نہ پڑے گا۔ میں نے بہت کوشش اور محنت کر کے نتھار کے اصل مضمون کو الگ کیا ہے۔ اس کے نتیجے میں اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے یہ مضمون مکمل ہو جائے گا۔

حضور نے فرمایا غیر ارادی طور پر ہونے والی بات خطا اور دانستہ کی جانے والی بات عمد کہلائے گی۔ اس میں جو شخص دیت ادا کرنے کے قابل نہیں اسے 60 دن کے مسلسل روزے رکھنا فرض ہے۔ اس میں بعض فقہا کا رجحان سختی کی طرف ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر روزے رکھنے کے دوران متعلقہ شخص مثلاً بیمار ہو جائے یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے روزوں کا تسلسل ٹوٹ جائے تو پھر گنتی شروع سے شروع کرے اور اگر پھر کوئی مجبوری آن پڑے تو پھر شروع سے شروع کرے۔ یہ سختی کا رجحان ہے اور جنہوں نے نرمی کا راستہ اختیار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر مجبوری سے تسلسل ٹوٹ جائے تو جب دوبارہ شروع کرے تو گنتی کو آگے لے جائے یعنی جہاں سے گنتی ٹوٹی تھی وہیں سے دوبارہ شروع کرے۔ یہ ایسی مجبوری کی صورت میں ہو گا جو بے اختیاری کی مجبوری ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احسان

حضور نے فرمایا اس میں یہ بحث بھی آئی ہے کہ اگر کوئی شخص مثلاً مستقل بیمار ہو اور دیت ادا کرنے کے قابل بھی نہ ہو تو پھر کیا کیا جائے گا اس سلسلے میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ یہ ہے کہ ایک ایسے شخص پر جس پر قتل کی وجہ سے نہیں بلکہ کسی اور وجہ سے مسلسل دو ماہ کے روزے لازم تھے اس کے بارے میں پتہ چلایا تو معلوم ہوا کہ وہ مسلسل 60 دن کے روزے نہیں رکھ سکتا۔ اور غریب آدمی ہے لہذا صدقہ کی ادائیگی کی طاقت بھی نہیں رکھتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کھجوروں کی ٹوکری منگوائی اور اسے کہا کہ یہ لے جاؤ اور کھاؤ کیونکہ تم سے زیادہ اس کا مستحق اور کوئی نہیں۔ یہ حسن و احسان شان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

ایک حدیث کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو ایک مومن کو قتل کرے تو یہ دنیا کے زوال سے بھی زیادہ بری حرکت ہے اس میں مومن کی بھی بحث نہیں فرمایا ہے کہ عملاً جب بھی کسی کا بلا جواز قتل کرو گے تو دنیا معدوم ہو جائے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس میں فقہا نے یہ بحث بھی کی ہے کہ دانستہ قتل کرنے والا بخشا نہیں جائے گا۔ حضور نے فرمایا یہ نکتہ نظر درست نہیں۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم تو کہتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ وہ چاہے تو شرک کے علاوہ ہر گناہ معاف کر سکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصاص میں عفو کی تعلیم دی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بھی قصاص کا مقدمہ آتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عفو کا ارشاد فرماتے۔

دیت کی بحث

دیت (یعنی خون بہا) میں جو مال ملتا ہے وہ مقتول کو تو نہیں جا سکتا وہ اس کے ورثاء کو ملتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس میں بہت ساری بحثیں یہ ہیں کہ دیت کتنی ہو۔ اس میں قتل کی مختلف قسمیں بنائی گئی ہیں جن میں قتل عمد قتل شبہ اور قتل خطا وغیرہ شامل ہیں۔ مختلف قسم کے قتل طے کر کے ان کی دیت طے کی گئی ہے۔ اس ضمن میں ایک بنیادی سوال زکوٰۃ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے اس اصول کو سامنے نہ رکھ کر الجھنوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ قرآن کریم نے جہاں دیت اور زکوٰۃ کا ذکر کیا ہے وہاں نہ دیت کے نصاب کی تفصیل بیان کی ہے نہ زکوٰۃ کی۔ یہ مشترک قدر عقلوں کو بیدار کرنے کے لئے کافی ہونی چاہیے تھی۔ مثلاً اونٹوں کا ذکر ہے مگر کہیں اونٹ سستے ہوتے ہیں کہیں مہنگے۔ ڈیرہ غازی خان میں اونٹ بڑے سستے ہیں جبکہ عرب کے بعض علاقوں میں اونٹ اب بھی مہنگے ہیں۔ اونٹوں کی بحث میں پڑ کر عالمی مذہب کی نمائندگی ہو ہی نہیں سکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جو اقتصادی نظام تھا اس میں اونٹوں اور گایوں کا نمایاں حصہ تھا۔ قرآن نے اس کی گنجائش رکھی ہے کہ آئندہ دوسری مالی اقدار کو سامنے رکھ کر فیصلے کئے جا سکیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قدر قائم کی ہے اس کو ذہن میں رکھا جائے اور یہی فعل حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا۔ آپ نے دیت کو دیناروں میں بدل دیا۔ قرآن کی حکمت اور اس کا عالمی کتاب ہونا کتنا عظیم الشان ہے کہ دیت کا تعین مختلف ملکوں کے اقتصادی حالات کی وجہ سے ہو۔ اس طرح دنیا قیامت تک اقتصادی حالات بدلنے کے نتیجے میں دیت کا تعین کر سکتی ہے۔ اس بارے میں ہندوستان کے اہل علم کا فیصلہ اور ہو گا۔ جاپان کا اور ہو گا۔ بنگلہ دیش غریب ملک ہے وہاں فیصلہ اور ہو گا۔ مگر اس روح کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جہاں دیت کی تعیین ممکن نہیں وہاں کی حکومتوں اور اہل علم کو فیصلے کرنے ہوں گے۔ مختلف ملکوں کے اہل علم کے فیصلے مختلف بھی ہو سکتے ہیں۔ ملکوں کے معاشی حالات کا بھی اس میں دخل ہو گا۔ اہل علم صاحب بصیرت ہونے چاہئیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے کو مدنظر رکھتے ہوئے دیت کا تعین کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس درس کے دوران مجھ پر یہ بات واضح ہوئی کہ جو جواب میں سوال و جواب کی مجالس میں اس بارے میں پہلے دیتا رہا ہوں وہ اس آیت کے عین مطابق ہے۔

باقی صفحہ 2 پر

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 80 پیسے

بقیہ صفحہ 1

پہلے میں شاید اس بارے میں تفصیلی دلائل نہ دے سکتا لیکن آج یہ واضح ہو گیا کہ جو میں بیان کرتا رہا ہوں وہ قرآن کریم کی اس آیت کی روشنی میں بالکل درست ہے۔

حضور نے فرمایا اس میں فقہی مسئلے کا دخل ہے۔ مقتول کا ولی اور عدالت مل کر قاتل کو معاف کر سکتے ہیں۔ اس پر چاروں فقہی مسلک متفق ہیں۔ شرط یہ ہے کہ حاکم وقت نے فیصلہ کرنا ہے۔ ہر کس و ناکس نے نہیں کرنا۔ معافی کا فیصلہ ورثاء نے کرنا ہے اور دیت کا تعین عدالت نے کرنا ہے۔ اس کے علاوہ عدالت کو اختیار ہے کہ رفاہ عامہ کے پیش نظر وہ جرم کی کچھ نہ کچھ سزا ضرور دے۔ ایک تو طبعی انتقام ہے کہ قتل کر دیا جائے ایک یہ صورت ہو سکتی ہے کہ قاتل امیر ہے اور وہ قتل کرتا ہے اور پیسے ادا کرتا ہے۔ اس سے نظام امن بگڑ سکتا ہے۔ اس لئے عدالت کو اختیار ہے کہ نصیحت کے تحت اور دوسروں کو عبرت دلانے کے لئے سزا دے۔ اس میں اختلاف اتنا ہی ہے کہ بعض کے نزدیک سزا سخت ہونی چاہئے اور بعض کے نزدیک نرم ہونی چاہئے۔ یہ بات عدالت پر چھوڑنی ہو گی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اگر صحیح دینی نظام رائج ہو تو پھر ان باتوں پر عمل ہو سکتا ہے لیکن اگر عدالتیں ہی بگڑ جائیں اگر ترازو ہی خراب ہو تو جن ملکوں میں ترازو ہی خراب ہو وہاں نظام عدل جاری نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے پہلے اپنے ترازو درست کریں۔ تو دینی نظام کے تحت جواب کانٹے کے تول آئے گا۔ فرمایا فقہا اس پر متفق ہیں کہ قتل عمد کی دیت ضرور ہے۔ اگر قتل عمد ثابت ہو تو قاتل کو رقم فوری مہیا کرنی ہو گی ورنہ رعایت منسوخ ہو جائے گی اور اسے قتل کر دیا جائے گا۔

حضرت مصلح موعود کے نوٹس کے حوالے سے اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حکومت پر امن عامہ کی ذمہ داری ویسے ہی عائد ہوتی ہے۔ حضرت مصلح موعود نے ایک مثال دی ہے کہ فرض کرو کہ ورثاء خود قتل میں شامل ہوں۔ بعض لوگ ہوشیاری سے قتل کروانا چاہتے ہیں۔ ایسی صورت میں جبکہ وہ خود ہی وارث ہوں۔ پھر وہ خود ہی معاف بھی کر دیں۔ یہ دھوکا بازی ہو سکتی ہے۔ اس لئے اس طرح فتنے کی راہیں نہ کھولو۔ عدالت کو یہ فیصلہ سوچ سمجھ کر کرنا ہو گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس سے ملتی جلتی اور مثالیں بھی ذہن میں آ سکتی ہیں۔ مثلاً مقتول کے وارثوں پر ناجائز دباؤ ہو سکتا ہے۔ یعنی یہ کہ قاتل کا سیاسی اثر بہت زیادہ ہو۔ ورثاء کا دل نہیں چاہتا کہ معاف کریں لیکن ڈرتے ہیں کہ معاف نہ کیا تو مخالف الٹا انتقام لیں گے۔ کثرت سے ایسے واقعات ہوتے ہیں۔ حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ دیکھے کہ کہیں ناجائز دباؤ تو نہیں ڈالا جارہا۔

حضرت مسیح موعود کا ارشاد

حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد بیان فرمایا اور فرمایا کہ یہ ارشاد زیر بحث مسئلے کے ہر پہلو کو گھیرے ہوئے ہے۔ یہ حوالہ براہین احمدیہ جلد 4 صفحہ نمبر 353 تا 357 حاشیہ در حاشیہ سے لیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ جیسے بات بات میں سزا دینا اور انتقام لینا غلط ہے اسی طرح یہ بھی غلط ہے کہ جب بھی کوئی مجرمانہ حرکت ہو تو جھٹ پٹ معاف کر دے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ دراصل قدیم تعلیم کی کمزوری کا بیان ہے۔ جس نے غیر ضروری نرمی کی تعلیم دی ہے۔ قرآن اس کے مقابلے میں بین بین کی راہ اختیار کرتا ہے جو معقول ہے۔ قرآن کریم ایسی بات کرتا ہے کہ اس کے سوا کوئی بات عقلاً ہو ہی نہیں سکتی۔ ہر حالت میں معافی دینا اور ہر حالت میں عفو و درگزر سے کام لینا اس حالت سے نظام عالم میں ابتری پھیل جانے کا خطرہ ہے۔ اس سے مجرم کو بھی نقصان ہو گا کہ وہ اپنے گناہوں میں شیر ہو جائے گا۔ اس کی بدی کی عادت پکی ہوتی چلی جائے گی۔ شرارت کا مسئلہ راسخ ہو جائے گا۔

انسان کے قتل کا فلسفہ

انسان کو قتل کرنے کا عالمی فلسفہ بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن میں ہے کہ آدم کے ایک بیٹے نے دوسرے بیٹے کو قتل کیا۔ جب بغیر کسی سبب کے قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ حضرت صاحب نے سوال کیا کہ ایک شخص کے مرنے سے سارے کیسے مر گئے؟ یہ حیرت انگیز فلسفہ ہے جو صرف قرآن کریم نے بیان کیا ہے۔ دنیا کا وجود انسان کی زندگی سے ہے۔ اگر انسان نہ ہوتے تو دنیا ختم ہو چکی ہوتی۔ اگر ذی شعور نہ ہو تو وجود کا پتہ ہی نہیں کہ ہے یا نہیں۔ ہر ذی شعور جب مرتا ہے تو ایک عالم اس کے ساتھ مر جاتا ہے۔ ہر ذی شعور کے عالم کا اپنا تصور ہے ایک چھوٹے سے گاؤں کا سادہ سا آدمی مر گیا اس کا سادہ سا عالم اس کے پیچھے مر گیا خواہ وہ عالم کنوئیں کے مینڈک کی طرح چھوٹا سا عالم ہو۔ قرآن نے یہ فلسفہ بیان فرمایا ہے کہ جب بھی کوئی کسی کو بغیر وجہ کے قتل کرتا ہے تو ایک عالم اس کے ساتھ مر جاتا ہے اس کے مقابل پر مستشرقین کی یہ یاوہ گوئیاں کہ قرآن کہتا ہے کہ غیر مسلموں کو جتنا ہو سکے قتل کر دو۔ اس فلسفے کی تو دین میں گنجائش ہی کوئی نہیں۔

آیت نمبر 94

حضور ایدہ اللہ نے اس کا ترجمہ و تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ قتل کو بہت ناپسندیدگی سے دیکھتا ہے۔ اور ایسے قاتل کو اس کا بدلہ ملے گا۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا یہ ہے کہ وہ جہنم میں لمبا عرصہ رہے گا۔ اللہ اس سے ناراض ہو گا اور اپنی جناب سے دور کر دے گا اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کیا جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک حدیث بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ایک صحابی نے بیان کیا کہ میں نکلا کہ حضرت علی کی مدد کروں (ان کی خاطر ان کے مخالفوں کو قتل کروں) اس کو ابو بکرہ ملے اور پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا کہ حضرت علی کی مدد کرنے۔ ابو بکرہ نے کہا کہ واپس آ جاؤ میں نے سنا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر دو مومن تلواریں لے کر آپس میں بھڑ جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ پوچھا گیا کہ قاتل کا تو قصور ہے کہ اس نے قتل کیا۔ مقتول کا کیا قصور ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ بھی تو قاتل کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اس کی پیش نہ گئی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ اس فتنے کی بات ہے جب حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کی افواج آپس میں برسرپیکار تھیں۔ اب سوال یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ دونوں کی طرف ایسے صحابہ موجود تھے جن کی بخشش کی ضمانت اللہ نے دی تھی۔ یہ تضاد نظر آتا ہے کہ ایک طرف کہے کہ بخشے گئے اور دوسری طرف کہے کہ پکڑے گئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کا ایک جواب یہ ہے کہ دونوں فریق دیانت داری سے اپنے آپ کو اللہ کے حکم کے تابع عمل کرنے والا سمجھتے تھے۔ اس کی اجازت ہے اس صورت میں حملہ آور مسلمان اور مقتول مسلمان جہنمی نہیں ہوں گے دونوں اپنے آپ کو خدا کی تعلیم کے تابع سمجھ کر لڑ رہے تھے۔ اگر کسی کی نیت بد تھی تو فیصلہ اللہ کرے گا کسی اور نے نہیں کرنا وہ تو سب کے سب اللہ کے حضور جا چکے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس مسئلے کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ اگر کوئی کہہ دے کہ میں مسلمان ہوں اور پھر بھی اسے قتل کر دیا جائے تو قطعی طور پر ایسے شخص کا قاتل مسلمان کا قاتل سمجھا جائے گا۔

حدیث میں کہ ایک شخص نے کہہ دیا کہ میں مسلمان ہوں مگر اس کے باوجود اس کے مخالف نے اسے قتل کر دیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس جرم کے بعد تم اس حالت میں اٹھائے جاؤ گے جس حالت میں تم مسلمان ہونے سے پہلے تھے۔ اور مقتول تمہاری ایمانی حالت میں اٹھایا جائے گا۔ وہ (قاتل) شخص کہتا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے یہ الفاظ فرمائے تو میرے دل میں یہ شدید حسرت پیدا ہوئی کہ کاش میں اس وقت سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

حضرت مصلح موعود کے نوٹس

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود کے نوٹس میں لکھا ہے کہ جہنم میں رہنے کے اعتبار سے کافروں کے لئے خالدین کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اور مومنوں کے لئے خالدا کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ دونوں جگہ لفظ خلود ہی کا استعمال ہے اس صورت حال میں ایک ہی ترجمہ ہو گا کہ لمبے عرصے تک جہنم میں رہیں گے۔ اس لئے دونوں جگہوں پر ترجمہ کو بدلنے کا حق نہیں ہے کہ مومن کے لئے تھوڑی دیر کا لفظ بولا جائے اور کافر کے لئے لمبے عرصے کا۔ حضرت خلیفہ رابع نے فرمایا یہ عمدہ نکتہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس میں دوسری بحث یہ ہے کہ توبہ قبول کی جائے گی یا نہیں۔ توبہ تو ہر گناہ کی قبول ہوتی ہے۔ یہ کہنا کہ جو مشرک ہونے کی حالت میں مرے اس کی توبہ قبول نہ ہو گی اور مسلمانوں کی توبہ قبول ہو گی۔ یہ درست نہیں۔

دیگر مفسرین کی رائے بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ امام طبری کہتے ہیں کہ یہ لغو بات ہے کہ توبہ قبول نہ ہو گی۔ ابن کثیر کہتے ہیں کہ قاتل کی توبہ اللہ اور بندے کا معاملہ ہے۔ یہ بات ہمارے درمیان نہیں ہے۔

وہیری کی نادانیاں

وہیری کے بارے میں فرمایا یہ اتنا گندہ دشمن ہے کہ اس کا نام لینے کو جی نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے کہ مسلمانوں کو قتل کرنے والے کروڑوں مسلمان ہیں۔ اس سے وہیری یہ نتیجہ نکالنا چاہتا ہے کہ گویا سارے مسلمان جہنمی ہو گئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ عیسائیوں نے جو عیسائیوں کو قتل کیا ہے ان کو یہ بھول گئے۔ تاریخ گواہ ہے کہ عیسائیوں کو قتل کرنے والے عیسائیوں کی تعداد مسلمانوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ کوئی نسبت ہی نہیں۔ عالمی جنگوں میں کیا ہوا تھا۔ ایک ملک کے عیسائیوں نے دوسرے ملک کے عیسائیوں کو قتل کیا۔ لاکھوں لوگ قتل ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا وہیری جس شاخ پر بیٹھا ہے اس کو خود ہی کاٹ رہا ہے۔ اور صورت یہ ہے کہ نیچے جہنم ہے۔ جہاں یہ شاخ کو کاٹ کر گرے گا۔

آیت: 95

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ بڑی زبردست آیت ہے سوائے اس کے کہ کوئی جان بوجھ کر پاگل ہوا ہو ورنہ اس آیت کی عظمت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اے ایمان والو تم اللہ کی راہ میں سفر کیا کرو تو چھان بین کر لیا کرو۔ اور جو تم کو سلام کہے اسے یہ نہ کہا کرو کہ تم مومن نہیں ہو۔

آیت کا ترجمہ جاری رکھتے ہوئے حضور نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس زندگی کا سامان چاہتے ہو۔ اللہ کے پاس بہت غنیمتیں ہیں۔ نزول قرآن سے پہلے بھی تو تم ایسے ہی جاہل ہوا کرتے تھے۔ حضور نے فرمایا اسلام سے پہلے عربوں کو مال لوٹنے کی عادت تھی اگر اب بھی وہی عادت ہے تو کیا فرق پڑا۔ اللہ نے اپنے احسان یاد دلا کر ہوش دلایا ہے کہ اللہ نے تم پر بے حد احسان کئے کہ تمہاری کیفیت ہی بدل دی۔

رمضان۔عبادتوں کے گُر سکھانے والا مہینہ

نمازوں کے بغیر انسان میں کوئی جان نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

فرماتا ہے۔(۔) کہ زمین و آسمان کی تخلیق میں (۔) اور راتوں کے اور دن کے آپس میں ادلنے بدلنے میں (۔) جو اہل عقل ہیں خدا کے نزدیک ان کے لئے ان میں بہت سے نشانات ہیں اور وہ نشانات کیا ہیں۔(۔) وہ کچھ دیکھتے ہیں دنیا میں جس کے نتیجے میں راتوں کو اٹھ کے کھڑے ہو جاتے ہیں اور (۔) کبھی وہ بیٹھ کر عبادت کرتے ہیں' کبھی کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہیں۔ یہ مضمون دیکھیں کیسا واضح طور پر اس مضمون سے خدا تعالیٰ نے ملایا ہوا ہے۔

فرمایا(۔) کیا وہ شخص جو راتوں کو اٹھتا ہے کبھی کھڑے ہو کے خدا کو پکارتا ہے' کبھی سجدہ ریز ہو کر دعائیں کرتا ہے اور خدا کا خوف اس کے دل پر غالب رہتا ہے اور اپنی ہر آرزو کو خدا کے حضور پیش کرتا ہے کیونکہ اس کے سوا وہ کسی اور چوکھٹ کی طرف نہیں جاتا' اسی سے امید رکھتا ہے اسی سے دنیا کے شر سے بچنے کی خاطر توقع رکھتا ہے۔ پس ہر خوف خدا کے تعلق میں ہے۔ ہر خواہش' ہر تمنا اللہ کے تعلق میں ہے۔ فرمایا یہ لوگ ہیں جو یعلمون جاننے والے ہیں۔ "انما یتذکر اولوا الالباب" وہی بات جو دوسری آیت میں تھی اس آیت میں بھی بیان فرمائی کہ نصیحت تو صرف اولی الالباب پکڑا کرتے ہیں ورنہ کوئی نصیحت نہیں پکڑتا۔

تو آپ سے میں پھر ان آیات کے حوالے سے اب گزارش کرتا ہوں کہ یہاں جو مرکزی نکتہ ہے وہ عبادت کا ہے اور عبادت میں رات کا حوالہ دیا ہے دن کا حوالہ نہیں ہے کیونکہ رات کی عبادت خدا کے حضور خالص ہونے کی ایک خاص امتیازی شان رکھتی ہے۔ دن کی عبادتوں سے انکار نہیں مگر رات کا حوالہ اس لئے دیا گیا ہے کہ تم اگر واقعۃً اللہ سے پیار کرتے ہو' حقیقت میں اس سے تعلق ہے تو ایسے وقت میں بھی اس کے حضور اٹھو گے جب دنیا کی آنکھ تمہیں دیکھ ہی نہیں رہی۔ بسا اوقات گھر میں بیو[illegible] بچے سوئے ہوئے ہیں ان کو بھی پتہ نہیں کہ [illegible] ہے اور وہ اللہ کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے اور اس کے خوف سے ڈرتے ہوئے' اس سے ہر خیر کی امید لگائے بیٹھے ہوئے' کھڑے ہوئے بھی اس کی عبادت کرتا ہے سجدے میں بھی اس کی عبادت کرتا ہے۔

تو یہ عبادت کے خلوص کی طرف اشارہ ہے۔

پس رمضان مبارک نے آپ کو عبادت کے گر سکھا دیئے ہیں۔ اگر آپ نے خود نہیں سیکھے تو سیکھنے والوں کو دیکھا ضرور ہے۔ کوئی (۔) گھر شاذ ہی ایسا ہو جہاں کوئی بھی عبادت نہ کی جا رہی ہو رمضان میں' جہاں کوئی بھی روزہ رکھنے والا نہ ہو۔ اگر ایسا ہے تو وہ بعید نہیں کہ آج اس جمعۃ الوداع میں بھی حاضر نہ ہوئے ہوں اس لئے ان تک نہ تو میری آواز پہنچے گی نہ وہ میرے مخاطب ہیں۔ میں ان سے بات کر رہا ہوں جن کے سینے میں کچھ ایمان کی رمق ضرور ہے اور خدا تعالیٰ نے ایمان کی اس رمق کو ہمیشہ پیار کی نظر سے دیکھا ہے ایک چنگاری تو روشن ہے ایک امید تو ہے پس میں ان سے مخاطب ہوں جن کے سینہ میں یہ امید کی چنگاری روشن ہے۔ ابھی تک اگر راکھ تلے دب بھی گئی ہے تو اندر یہ کوئلہ ابھی جل رہا ہے اور زندہ ہے۔

پس اس پہلو سے آپ کو میں متوجہ کرتا ہوں کہ رمضان کی یہ برکتیں جو لوگوں نے جو دن کو عبادت کرتے تھے راتوں کو نہیں اٹھا کرتے تھے ان برکتوں نے انہیں راتوں کو اٹھنا بھی سکھا دیا۔ انہیں خدا کے حضور وہ اطاعت اور فرمانبرداری کی توفیق بخشی جو عام دنوں میں نصیب نہیں تھی۔ رمضان نے گناہوں سے بچنے کی ایک بہت بڑی توفیق عطا فرمائی جو وقت کے لحاظ سے مشروط ہی سہی مگر توفیق ضرور ملی وہ لوگ جو اپنی بد عادتوں کو چھوڑنے پر کسی طرح آمادہ نہیں ہوتے یا چھوڑنے کی طاقت نہیں رکھتے ایک محدود وقت کے لئے جو سحری سے لے کر افطار تک چلتا ہے مجبور ہوتے ہیں ان باتوں سے رکے رہتے ہیں تو رمضان نے سہارا دیا ہے' رمضان نے آپ کو نیکی کے کاموں پہ چلنے کے لئے وہ سوٹا مہیا کر دیا جس کی ٹیک لگا کر آپ رفتہ رفتہ آگے بڑھ سکتے ہیں' اسے چھوڑ نہ دیں بالکل لولوں لنگڑوں کی طرح پھر وہیں نہ بیٹھ رہیں جہاں بیٹھے ہوئے اپنی عمر ضائع کی۔

اس لئے آج پروگرام بنائیں اور فیصلہ کریں۔ اس پانی کو اکٹھا کرنا ہے اس سے فیض حاصل کرنا ہے اس لئے میں معین طور پر آج نئے آنے والوں سے مخاطب ہوتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ وہ نماز کے متعلق ایک فیصلہ کریں۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ بغیر نماز کے انسان مردہ ہے اس میں کوئی بھی جان نہیں۔ یہ وہم ہے کہ ایک نماز یا ایک جمعہ کی نماز یا ایک رات کا قیام ان کی تمام عمر کے خلاء کو پر کر سکتا ہے۔ آئندہ آنے والے خلاء پر کیا کرتا ہے پچھلے نہیں کیا کرتا' پچھلوں سے بخشش ہوتی ہے لیکن جو زندگی کی روح اترتی ہے وہ آئندہ آنے والے دنوں پہ اترا کرتی ہے۔ پس اگر آئندہ نہیں اتری تو پچھلی بخشش بھی نہیں ہوگی۔ یہ وہم ہے صرف اگر بخشش ہے تو لازماً رمضان کے بعد زندگی میں ایک نمایاں پاک تبدیلی ہونا ضروری ہے۔ اس کے بغیر بخشش کا تصور ہی محض ایک بچگانہ تصور یا ایک احمق کی خواب ہے۔

پس اپنے لئے ایک لائحہ عمل بنائیں نمازیں پڑھنے کی طرف متوجہ ہوں۔ اگر آپ کو نماز آتی نہیں تو اپنے کسی بھائی' ساتھی سے پتہ کریں'

صفحہ 7 پر

ایامِ رمضان المبارک

قلب و روح کی بہار کے دن ہیں
یہ ملاقاتِ یار کے دن ہیں

رحمتِ عالمینؐ نے بتلایا
رحمتِ کردگار کے دن ہیں

بھوکے پیاسے تلاش میں نکلے
خاص دیدارِ یار کے دن ہیں

عاشقوں کے قریب ہے معشوق
عشق کے کاروبار کے دن ہیں

نقد جنّت نظر میں ہے راجہ
باغ پر برگ و بار کے دن ہیں

نور ہی نور کا سماں ہر سُو
نور کے اِنتشار کے دن ہیں

ہو گئی سرد خواہشِ دنیا
خاص اس کے پیار کے دن ہیں

کیسا اُترا ہے نشّۂ دنیا
دیں کے شوق و خمار کے دن ہیں

استجابت پکارتی ہے کھڑی
یہ دعاء و پکار کے دن ہیں

وجد میں روح۔ دل میں مستی ہے
آج کل روزہ دار کے دن ہیں

سوز و ساز و سرور و لذّت و شوق
دیدۂ اشکبار کے دن ہیں

رحمتوں کا شمار کیا کیجے
رحمتِ بے شمار کے دن ہیں

درسِ قرآنِ عالَمی کے دن
دین کے اِفتخار کے دن ہیں

درس کی مجلسیں ہیں گھر گھر میں
ایم ٹی اے پر بہار کے دن ہیں

نُخلوں والوں کو کون سُنتا ہے۔
اک غریب الدّیار کے دن ہیں

عیدِ ملّی بھی عیدِ ذاتی بھی
عید کی اِنتظار کے دن ہیں

چاند چہرہ طلوع ہے عالَم پر
گھر میں یاں اِنتظار کے دن ہیں

راجہ نذیر احمد ظفر

محمد اکرم صاحب

حضرت سید امیر علی صاحب سیالکوٹی

حضرت سید امیر علی صاحب کے سن پیدائش کا صحیح طور پر تو علم نہیں ہو سکا تاہم آپ کا ایک اعلان جو 24 ستمبر 1901ء کے الحکم میں شائع ہوا تھا' اس میں آپ نے لکھا کہ "میری عمر اس وقت ساٹھ برس کے قریب ہے۔" اس سے اندازاً آپ کا سن ولادت 1841ء بنتا ہے۔

آپ کا خاندان

آپ کا خاندان شیعہ تھا۔ اور سیدانوالی ضلع سیالکوٹ میں رہتے تھے۔ جو مختلف قسم کی چلہ کشیوں اور وظائف میں مشغول رہتے تھے۔ اور سید امیر علی شاہ صاحب بھی پہلے شیعہ ہی تھے۔

(الحکم 17 ستمبر 1901ء)

ملازمت

حضرت سید امیر علی صاحب سیالکوٹی پولیس کے محکمہ میں سارجنٹ کے عہدہ پر ملازم ہو گئے۔ اور آخر تک اسی پر فائز رہے۔

قبول احمدیت

آپ نے اخبار الحکم 10۔ اکتوبر 1899ء میں ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں آپ نے لکھا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود سے آپ کا تعلق جنوری 1888ء سے تھا۔ گویا کہ آپ بہت ہی ابتدائی رفقاء میں سے تھے۔

آپ کے رؤیا و کشوف

حضرت سید امیر علی شاہ صاحب ایک باخدا انسان تھے۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے بہت نوازا تھا۔ آپ نے لکھا کہ قبل از احمدیت خداوند کریم سے میرا کوئی خاص تعلق نہ تھا۔ بلکہ یوں کہنا صحیح ہو گا۔ کہ خدا تعالیٰ کی ذات پر میرا ایمان ہی نہ تھا۔ مگر جب میں نے احمدیت کو قبول کیا۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور حضور کی صحبت اختیار کی تو خدا تعالیٰ کے عجیب و غریب جلوے دیکھے۔ ہر روز خدا تعالیٰ کوئی نہ کوئی الہام کرتا ہے۔ یا کسی بزرگ سے ملاقات کرواتا ہے۔

(الحکم 10۔ اکتوبر 1899ء)

حضرت سید امیر علی شاہ صاحب کے کشوف و الہامات اخبار میں سیدنا حضرت مسیح موعود کے حکم کے تحت شائع کئے جاتے تھے۔

(الحکم 17 ستمبر 1901ء)

آپ کی خدمات سلسلہ

حضرت سید امیر علی شاہ صاحب کو سلسلہ احمدیہ سے بہت محبت تھی۔ آپ اکثر قادیان شریف آتے اور حضور کی صحبت سے مستفید ہوتے رہتے تھے۔ 4۔ مئی 1898ء کو جو جلسہ قادیان میں ہوا۔ اس میں بھی آپ نے شرکت فرمائی۔

آپ کو دعوت الی اللہ کا ایک چسکا تھا۔ آپ نے باوجود سرکاری ملازمت میں ہونے کے بیشمار مخلوق خدا تک پیغام حق پہنچایا۔ اور باوجود اس کے کہ آپ کی اہلیہ محترمہ بھی آپ کے مخالف تھیں' آپ نے صبر اور استقلال سے کام لیا اور انہیں اور اپنے خاندان کو دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ بالآخر آپ کی اہلیہ محترمہ بھی مارچ 1901ء کو حق سے روشناس ہو گئیں اور سیدنا حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئیں۔

(الحکم 10 مارچ 1901ء)

اس کے بعد آپ نے خصوصیت کے ساتھ خاندان کو دعوت الی اللہ کرنا شروع کر دی۔ اور بہتوں نے آپ کے ذریعہ سے حق شناسی کی اور آپ کی دعوت سے آپ کے خاندان میں سے سید کرم شاہ صاحب نے مع اپنی دختر نیک اختر کے اکتوبر 1901ء کو بیعت کر لی۔

(الحکم 10۔ اکتوبر 1901ء)

اس کا اثر یہ ہوا۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کے باقی ماندہ خاندان کی توجہ بھی حق کی طرف ہو گئی اور انہوں نے مخالفت چھوڑ دی۔

مرکز سے محبت

آپ کو جب بھی رخصت ملتی۔ تو آپ گھر جانے کی بجائے قادیان شریف میں آتے تھے۔ چنانچہ الحکم 10 ستمبر 1901ء میں زیر عنوان دارالامان کا ہفتہ لکھا ہے۔ کہ اس ہفتہ سید امیر علی شاہ ملہم تشریف لائے۔

پھر 29 ستمبر 1901ء سے بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ قادیان میں موجود تھے۔

10۔ اکتوبر 1901ء کو بھی آپ قادیان میں حاضر ہوئے۔

نیز 24 دسمبر 1901ء کو الحکم میں لکھا ہے کہ حضرت شاہ صاحب قادیان میں تشریف لائے۔

پھر الحکم 20 ستمبر 1902ء البدر 9 جنوری 1903ء بدر 8 دسمبر 1905ء وغیرہ میں ذکر ہے۔ کہ آپ قادیان میں تشریف لائے ہیں۔

دعوت حق بذریعہ اشتہارات

(1) حضرت سید امیر علی شاہ صاحب ملہم نے متعدد اعلانات و اشتہارات اخبارات میں شائع فرمائے۔ جس میں آپ نے اپنی حالت قبل از احمدیت اور بعد از احمدیت کا موازنہ فرما کر طالبان حق کو دعوت الی الحق دی۔ اس ضمن میں آپ کا سب سے پہلا اشتہار 1899ء میں شائع ہوا۔ جس میں آپ نے بارہ رؤیا کا ذکر فرمایا۔ اور ان رؤیا و مکاشفات کا موجب حضرت مسیح موعود پر ایمان لانا ہی قرار دیا۔

(الحکم 10۔ اکتوبر 1899ء)

(2) پھر آپ کی مستقل ڈائری اخبار میں شائع ہوتی رہی۔ جس میں بہت سے مکاشفات والہامات کا اندراج ہوتا تھا۔ جو طالبان حق کے لئے مفید اور مشعل راہ کا کام دیتی تھی۔

(3) پھر آپ نے 18۔ ستمبر 1901ء کو ایک مفصل اعلان اخبار کو بغرض اشاعت ارسال فرمایا۔ جس کا عنوان۔

"سچی گواہی کا ایک اشتہار اور علماء دیانت شعار سے استفسار" تھا۔ اس میں آپ نے بتایا۔ کہ دنیا میں حضور کی آمد سے اب دو گروہ ہو رہے ہیں۔ ایک وہ جنہوں نے حضور کو قبول کر لیا۔ اور دوسرے وہ جو منکر ٹھہرے۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ میں نے حضور کو قبول کر کے بہت کچھ پایا ہے۔ بلاناغہ ہر روز اہل اللہ کی زیارت ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا "آج تک میں 637 مرتبہ حضرت (......) کی زیارت کر چکا ہوں ان صدہا رؤیا و کشوف میں (.......) نے بتایا کہ مسیح موعود سچے ہیں۔ آپ وہی مسیح موعود ہیں جن کی آمد کی خبر دی گئی تھی۔ اور ان کے انکار کرنے والوں کا انجام انہیں لوگوں کے انجام کی مانند ہے۔ جنہوں نے خدا کے مرسلوں اور نبیوں کا انکار کیا" اس اشتہار میں آپ نے فرمایا کہ "ان رؤیا کے علاوہ مجھے الہام بھی ہوتے ہیں۔ جن کی تعداد ہزار تک پہنچ چکی ہے۔" پھر آپ نے حلفاً اس بیان کو دوہرایا۔ کہ حضرت (.....) کی زیارت بارہا مرتبہ مجھے ہو چکی ہے۔ اور آپ نے مجھے حضرت مسیح موعود کی صداقت کا یقین دلایا ہے۔

تبتّل کی حقیقت

سید امیر علی شاہ صاحب کو کشفاً بتایا گیا کہ آپ حضرت مسیح موعود سے تبتل کے معانی دریافت کریں۔ اس کشف کی بناء پر حضرت سید صاحب نے اس کے معانی دریافت کئے۔ تو حضور نے ایک لمبی تقریر پر از معارف فرمائی۔ آخر پر خلاصہ کے طور پر حضور نے فرمایا۔

"خدا ہی کی رضاء کو مقدم کرنا تبتل ہے۔ اور پھر تبتل اور توکل توام ہیں۔ تبتل کا راز ہے توکل۔ اور توکل کی شرط ہے تبتل۔ یہی ہمارا مذہب اس امر میں ہے۔"

(الحکم 10۔ اکتوبر 1899ء)

شحنہ ہند کے ایڈیٹر کو چیلنج

اخبار شحنہ ہند کے ایڈیٹر نے حضور کے خلاف بہت گند اچھالا۔ جس پر جماعت کے بعض احباب نے ایک اعلان شائع کیا۔ اور شحنہ ہند کے ایڈیٹر کو چیلنج دیا۔ کہ تم حضور کے مقابل پر بیٹھ کر تفسیر نویسی کا مقابلہ کرو۔ اور ہم حضور کی طرف سے وکیل ہوں گے۔ ان وکلاء میں آپ کا نام نامی نمبر 92 پر درج ہے۔

آپ کی وفات

حضرت سید امیر علی شاہ صاحب نے 23۔ اکتوبر 1906ء کو اپنے گاؤں سیدانوالی میں وفات پائی آپ کی وفات کی خبر بدر میں یوں شائع ہوئی۔

"جناب سید امیر علی شاہ صاحب ملہم چند روز خفیف بخار میں مبتلا رہ کر 23۔ اکتوبر 1906ء کا دن گزرنے کے بعد رات کو بوقت 8 بجے راہی عالم جاودانی ہوئے۔ مرحوم ایک نیک بخت بزرگ تھے۔ حضرت اقدس کے ساتھ کمال محبت کا تعلق آپ کو حاصل تھا۔ جس کی وجہ زیادہ تر یہ تھی کہ قریباً ہر شب کو وہ کسی گزشتہ ولی اللہ یا...... کی زبان مبارک سے حضرت مرزا صاحب کے مسیح و مہدی ہونے کی تصدیق سنا کرتے تھے۔ کئی سو دفعہ آپ نے حضرت (.....) کو خواب میں دیکھا تھا۔ چنانچہ اس کے متعلق آپ کے بہت سے اشتہار بھی شائع ہو چکے ہیں۔ جو مخالف پیرزادوں اور نام کے صوفیوں کے واسطے کافی حجت ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت نصیب کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے آمین۔"

(بدر یکم نومبر 1906ء)

حضرت سید صاحب مسیح موعود کی نظر میں

سیدنا حضرت مسیح موعود نے آپ کے اخلاص و فدائیت کے پیش نظر اپنے تین سو تیرہ رفقاء خاص میں نمبر 79 پر لکھا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔

"شاہ صاحب کو تو ایسے ہمارے تصدیق کے زنجیر پڑے ہوئے ہیں۔ اور خدا کرے کہ اس قسم کے زنجیر سب کو پڑیں! ہم حلفاً کہہ سکتے ہیں۔ کہ ان کا خاتمہ اسی ایمان پر ہو گا۔"

(الحکم 24۔ اکتوبر 1901ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود نے ازالہ اوہام میں بعض خاص رفقاء کی تعریف فرمائی اور آخر پر 35 مخلصین کی فہرست درج فرمائی۔ آپ کا نام نمبر 25 پر یوں درج ہے۔ "جبی فی اللہ سید امیر علی صاحب۔"

اللہ تعالیٰ آپ پر بے شمار برکتیں نازل فرمائے۔ (آمین)

استقامت کے شہزادے

حضرت مسعود بن حراش بیان کرتے ہیں کہ میں صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگا رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ ایک نوجوان کو کھینچتے ہوئے لے جا رہے ہیں جس کے ہاتھ اس کی گردن میں بندھے ہوئے ہیں۔

میں نے پوچھا یہ کون ہے تو لوگوں نے بتایا یہ طلحہ بن عبید اللہ ہے جو صابی یعنی مسلمان ہو گیا ہے۔

ایک عورت ان کے پیچھے غراتی اور گالیاں دیتی ہوئی چلی جا رہی تھی میں نے اس کے متعلق پوچھا تو بتایا گیا کہ یہ طلحہ کی ماں صعبہ بنت حضرمی ہے۔

(التاریخ الکبیر جلد 7 صفحہ 421 از امام بخاری موسسۃ الکتب الثقافیہ۔ بیروت)

ہومیوپیتھی طریق علاج

مقبول احمد ظفر صاحب

مریض کی علامات کی درجہ بندی

اہمیت کے لحاظ سے

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہومیوپیتھک کلاس نمبر35 میں فرماتے ہیں:-

"جتنی دوائیں آپ Mix کرنا شروع کریں اتنا ہی مرض سے واضح طور پر نپٹنے کی صلاحیت میں کمی آتی ہے۔ اور ملتی جلتی دوائیں مل کر اپنا Effect بڑھاتی نہیں بلکہ آپ کے Failure کو صرف Cover کرتی ہیں۔ اس بات کو خوب ہومیوپیتھ کو سمجھ لینا چاہئے۔ جو لوگ چھٹا مارتے ہیں وہ یہ فائدہ نہیں دیتا کہ سارے مل کر سارے Effects کو بڑھا دیں گے' جو اثرات ہیں ان میں غیر معمولی برکت پیدا ہوگی' غیر معمولی شدت پیدا ہو جائے گی۔ بلکہ اثرات کی قربانی دینا پڑتی ہے۔ ان کو اپنی ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لئے یا اپنے وقت کی کمی سے مجبور ہو کر' جب وہ یہ کام کر نہیں سکتے کہ ہر مریض کے لئے اس کی خصوصی دوا کو تلاش کریں تو پھر چھٹا استعمال کیا جاتا ہے۔ ملتی جلتی دوائیں کہ شاید یہ دوا کام کرے' شاید یہ دوا فائدہ دے پانچ دس دواؤں کو ملا کر چھٹا مار دیا اب جو Single bullet کا Effect ہے وہ چھروں کا Effect نہیں۔ جب چھٹا مارتے ہیں تو ہر دوا یا بعض آپس میں ایک دوسری کو Antidote بھی کر رہی ہوتی ہیں ملتی جلتی ہونے کی وجہ سے۔ اس لئے یا تو عمومی اثر کو کم کر دیتی ہے یا ایک نیا اثر پیدا کر دیتی ہے جس کو Resultant Effect کہتے ہیں۔ اور جس غرض سے یہ استعمال کی تھی بعینہ وہ نتیجہ ہاتھ میں نہیں آتا۔ لیکن بالعموم یہ ہے کہ کچھ نہ کچھ مرض سنبھل جاتی ہے۔ کچھ نہ کچھ فائدہ دکھائی دیتا ہے۔

This is not right Homoeopathy

اصل Homoeopathy یہ ہے۔ (یعنی اکیلی دوا والی) باوجود اس کے کہ میں بھی چھٹا استعمال کرتا ہوں لیکن بڑے لمبے تجربہ کے بعد چند دواؤں کے آپس میں ملانے کا میں نے جو اثر دیکھا کہ کوئی نقصان نہیں ہے بلکہ فائدہ ہے اور محض وقت کی مجبوری سے میں Conbination دیتا ہوں۔"

اب حضور کے اس ارشاد سے تو واضح ہو گیا کہ حضور Right Homoeopathy یعنی Single Remedy Practice والی ہومیوپیتھی کو صحیح قرار دے رہے ہیں۔ اور اب اگر کسی کو وقت کی مجبوری نہ ہو اور پروفیشنل ہومیوپیتھس کے پاس یہ عذر تو ہو ہی نہیں سکتا تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سینکڑوں دواؤں میں سے ایک دوا آخر کیسے ڈھونڈیں گے کونسی علامت چھوڑیں گے اور کس علامت کو اہمیت دیں گے۔ الحمدللہ ہومیوپیتھی ایک باقاعدہ سائنس بھی ہے اور اس کے باقاعدہ قوانین ہیں جن پر چل کر ہم ایک درست دوا بفضل تعالیٰ ڈھونڈ سکتے ہیں مثلاً آپ کے کلینک میں ایک مریض آتا ہے وہ آپ کو پچاس کے قریب اپنی علامات بتاتا ہے۔ آپ اس کی علامات احتیاط سے نوٹ کر کے میٹریا میڈیکا کنسلٹ کرنا شروع کر دیتے ہیں' اس کی دس علامات ایک دوائی میں ملتی ہیں۔ تین دوسری میں' پانچ تیسری میں بیس کسی اور میں اور باقی کچھ اور میں' تو اب آپ اس کو کون سی دوائی دیں گے۔ کیا ساری ملا کر؟ جی نہیں۔ صرف ایک مریض میں پائی جانے والی علامات کی اہمیت کے لحاظ سے درجہ بندی واضح ہونی چاہئے۔ ایک مرتبہ ایک ڈاکٹر ہومیوپیتھی پڑھا رہے تھے۔ انہوں نے حاضرین سے کہا "سٹوڈنٹس کو میٹریا میڈیکا پڑھنا نہیں آتا۔ مثلاً اس کلاس میں سے مجھے کون Sepia دوائی کی اہم ترین علامت بتائے گا۔ کچھ طالب کہنے لگے کہ Sepia کا خاص سردرد' کسی نے کہا سیپیا کا خاص ایگزیما۔ کسی نے کچھ کہا' کسی نے کچھ اور کہا۔ ایک پرانے طالب علم کو جواب دینے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے درست جواب دیتے ہوئے کہا کہ سیپیا کی اہم ترین علامت مریضہ میں خاوند اور بچوں سے محبت ختم ہو جانا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ دیکھیں۔ اب سیپیا دوائی تو سب نے پڑھی ہوئی تھی۔ لیکن کسی کے نزدیک اہم ترین علامت کچھ تھی اور دوسرے کے نزدیک کوئی اور' غرض پہلے میٹریا میڈیکا پڑھنے کا درست طریق آنا چاہئے۔ دوسرے لفظوں میں ایک مریض میں پائی جانے والی علامات کی اہمیت کے لحاظ سے درجہ بندی واضح ہونی چاہئے۔"

گزشتہ ہومیوپیتھ اساتذہ میں سے حضور ایدہ اللہ کا پسندیدہ ترین ہومیوپیتھ جس کا ذکر حضور بارہا ہومیوپیتھی کلاسوں میں فرما چکے ہیں وہ ڈاکٹر جیمز ٹائلر کینٹ ہے جو اس صدی کے شروع میں فوت ہوا ساری عمر ایک مریض کے لئے ایک دوا دیتا رہا۔ اور حضور کا پسندیدہ ترین میٹریا میڈیکا بھی کینٹ کا ہی ہے۔ اس ڈاکٹر کے متعلق حضور فرماتے ہیں کہ ہومیوپیتھی کے علم میں جس قدر قطعیت ممکن ہے وہ کینٹ میں ہے۔ علامات کی درجہ بندی ان کی اہمیت کے لحاظ سے جو ہومیوپیتھی کی پہلی اور بنیادی کتاب "آرگین آف میڈیسن بائی ڈاکٹر سیموئیل کرسچن ہانمن" میں درج ہے کی بہترین تشریح کینٹ نے اپنے لیکچرز آن ہومیوپیتھک فلاسفی میں درج کی اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

اس درجہ بندی میں پہلے نمبر پر وہ علامات ہیں جن کا تعلق پسند و ناپسند سے ہو۔

یا جو مریض کی خواہش یا اس کی بعض اشیاء سے نفرت کے بارے میں ہوں۔ مثلاً لوگوں میں بیٹھنے کا خوف یا تنہائی کا خوف۔ اندھیرے کا خوف' تنگ جگہوں کا خوف' موت کا خوف یا بے حد غصہ آنا یا بے چینی۔ اپنے عزیزوں دوستوں سے محبت کا ختم ہو جانا۔ غم' ڈپریشن وغیرہ غرض روح کی تمام ایسی کیفیات جن میں اعتدال سے ہٹ کر کوئی بات ہو وہ تمام علامات اس درجہ میں پائی جاتی ہیں۔ ایک خطرہ کی حالت میں مناسب حد تک خوف محسوس کرنا ایک نارمل بات ہے۔ لیکن یہ خوف نارمل سے بہت بڑھ جائے یا بہت کم ہو جائے تو یہ Abnormality ہو گی جو کسی ہومیوپیتھک دوا کی طرف نشاندہی کرے گی۔ مثلاً ایک مریضہ میں اپنے خاوند اور بچوں سے محبت یکسر ختم ہو جاتی ہے۔ تو یہ اسی درجہ کی علامت ہے۔ اب اس مریضہ کی یہ ایک علامت Sepia میں اتنی ہی نمایاں پائی جاتی ہے۔ اب اسی مریضہ کی پچاس اور علامات اور دوائیوں میں پائی جائیں تو ہم وہ تمام دوائیں چھوڑ کر Sepia ہی دیں گے۔

دوسرے نمبر پر وہ علامات ہیں جو عقلی خرابیوں سے متعلق ہیں۔

- ان میں جذبات سے تعلق رکھنے والی علامات شامل نہیں۔ مثلاً ایک مریض آپ کے کلینک میں آکر کہتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب میں اچھا بھلا تھا کچھ عرصہ سے آسان سا حساب کا سوال بھی حل نہیں کر سکتا مثلاً سولہ میں انیس جمع کرتا ہوں تو سوچ سوچ کر تھک جاتا ہوں لیکن جمع نہیں کر پاتا۔ اب اس مریض میں جذبات کا حصہ بالکل نارمل ہے صرف ذہن کا منطقی حصہ یعنی سمجھ متاثر ہوئی ہے نہ کہ جذبات۔ ان علامات کا درجہ اس کے بعد آنے والے سب درجات سے اہم اور بلند ہے۔ سوائے اوپر ذکر کئے گئے جذبات والے درجہ سے۔ اس سمجھ والے درجہ کا مقام جذبات والے درجہ سے نیچے ہے لیکن ایک مریض میں اس سمجھ والے درجہ کی خرابیاں نظر آئیں یعنی Intellectuality یا Rationality کی خرابیاں اور ایسا مریض آپ کے کلینک میں آکر کہتا ہے ڈاکٹر صاحب پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔ میں حساب کا آسان سا سوال بھی حل نہیں کر پاتا یا کہتا ہے ڈاکٹر صاحب میں پورا صفحہ پڑھ جاتا ہوں لیکن بالکل سمجھ نہیں آ رہی ہوتی یا یہ کہے کہ کسی چیز پر توجہ مرکوز نہیں کر سکتا اور اس کی یہ علامت ایک دوائی میں پائی جاتی ہو اور چاہے پچاس دیگر علامات کسی اور دوائی میں پائی جاتی ہوں تو ہم وہی ایک دوائی دیں گے جس میں یہ سمجھ کی خرابی والی وہ علامت ہے اور باقی پچاس علامتوں والی دوا بھی چھوڑ دیں گے۔

سوم وہ علامات ہیں جن کا تعلق انسان کے حافظے سے ہو۔

مثلاً قریب کی باتیں یاد رہنا لیکن پرانی باتیں بھول جانا یا اس کے الٹ ماضی کی باتیں یاد رہنا اور کچھ دیر پہلے کی باتیں بھول جانا یا باقی حافظہ ٹھیک ہونا صرف لوگوں کے نام بھول جانا یا گھر کا رستہ بھول جانا وغیرہ وغیرہ یہ سب حافظے کی کمزوری کی مختلف قسمیں ہیں۔

یہ بہت اہم علامتیں ہیں کیونکہ یہ ذہن سے تعلق رکھتی ہیں' لیکن ان کا درجہ اہمیت کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر ہے۔ پہلے نمبر پر وہ ذہنی علامات ہیں جو جذبات اور احساسات سے تعلق رکھتی ہیں دوسرے نمبر پر وہ ذہنی علامات ہیں جو سمجھ سے متعلقہ ہیں اور تیسرے نمبر پر یہ حافظے سے متعلق علامات ہیں۔ لیکن ان کا درجہ بھی نیچے آنے والی تمام علامات سے اہم ہے۔

چہارم وہ علامات ہیں جو عمومی طور پر تمام انسان پر پھیلی ہوئی ہوں۔

تمام جسم' خون اور جسم کے باقی مادوں کی علامات بھی اس درجہ میں شامل ہیں۔ علاوہ ازیں علامات کی کمی بیشی کے عوامل یعنی Modalities بھی اس میں شامل ہیں۔ اس درجہ میں آپ تمام جسم پر محیط علامات دیکھیں گے

لیکن جذبات سے متعلق کوئی علامت اس میں شامل نہیں ہے۔ اور ہاں احساسات سے متعلقہ جو علامات آپ اس درجہ میں دیکھیں گے ان کا تعلق انسان کے جسم سے ہے نہ کہ ذہن سے مثلاً سارا بدن دکھتا ہوا محسوس ہونا یا سن محسوس ہونا یا سارا جسم گرم محسوس ہونا یا ٹھنڈا محسوس ہونا یہ تمام جنرل علامات ہیں جو کہ جسم سے تعلق رکھتی ہیں۔ نیز خون اور دیگر مادوں مثلاً Lymphatic Glands سے متعلقہ علامات بھی اس درجہ میں شامل ہیں۔ کیونکہ وہ تمام جسم کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اکثر مبتدی ہومیوپیتھ Modalities یعنی کمی بیشی کے عوامل اور علامات میں فرق نہیں کر پاتے۔ اور اس سے انہیں بہت سی مشکلات درپیش آتی ہیں۔ مثلاً جسم کا سن ہو جانا ایک علامت ہے اور چلنے پھرنے سے آرام آنا یا لیٹنے سے بڑھ جانا وغیرہ یہ Modalities ہیں۔ علامات نہیں۔ یہ عوامل علامات کی شدت کو کم یا زیادہ کر رہے ہیں۔ شروع میں بہت سے ہومیوپیتھ ایک مریض کی Modality کو کسی دوائی کی علامت سمجھ لیتے ہیں یا اس کے برعکس ایک مریض کی علامت کو کسی دوائی کی Modality سے Confuse کر دیتے ہیں۔ اس چوتھے درجہ میں جسم کی عمومی یعنی General علامات کے ساتھ ساتھ ان کی Modalities بھی شامل ہیں۔ غرض اس چوتھے درجہ میں تمام جسم پر محیط علامات تو شامل ہیں لیکن ان میں کوئی ذہنی علامت شامل نہیں۔ چوتھے درجہ میں شامل علامات آئندہ ذکر کی جانے والی تمام علامات سے اہم ہیں لیکن ان کا درجہ تمام ذہنی علامات کے بعد ہے۔ دوسرے لفظوں میں جسمانی علامات کتنی بھی اہم ہوں ان کا درجہ ذہنی علامات کے بعد ہے۔

پنجم وہ علامات ہیں جو سارے جسم پر تو حاوی نہ ہوں بلکہ ان کا تعلق جسم کے بعض حصوں سے ہو۔

مثلاً مریض صرف ہاتھ میں درد کی شکایت کرتا ہے یا معدہ میں ٹھنڈک وغیرہ کا احساس بیان کرتا ہے یا صرف آنکھ یا صرف کان وغیرہ کی تکلیف بتاتا ہے تو یہ سارے اعضاء مریض کا حصہ تو ہیں لیکن مریض کا ان کے علاوہ ایک اپنا وجود ہے۔ یہ تمام مریض کی نمائندگی نہیں کرتے۔ مثلاً ایک مریض کلینک میں آکر بتاتا ہے کہ اس کے ہاتھ

میں حرکت سے درد ہوتا ہے اب ایک مبتدی کا ذہن فوراً Bryonia کی طرف جائے گا کہ اس دوا میں حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے حالانکہ ممکن ہے کہ اس مریض کو بذات خود مجموعی طور پر حرکت سے آرام اور راحت ملتی ہو۔ تو ہم مریض کی مجموعی کیفیت یعنی اس کی جنرل علامات کو صرف ہاتھ تک محدود علامات پر فوقیت اور ترجیح دیں گے۔ کیونکہ شفا کا عمل مرکز سے سرحدوں تک جاتا ہے نہ کہ اس کے الٹ۔ تو پنجم وہ علامات ہیں جو سارے جسم پر تو حاوی نہ ہوں ہاں جن کا تعلق جسم کے بعض حصوں سے ہو ان کی مزید درجہ بندی میں ان متاثرہ حصوں سے نکلنے والے مختلف مادوں کی علامات کو پہلا درجہ حاصل ہوگا اور پھر ان کے بعد اس جگہ کی علامات میں کمی بیشی کے عوامل کا درجہ ہوگا۔

پھر ان علامات میں عجیب اور نایاب علامات ہیں۔ جو پورے جسم میں بھی ہو سکتی ہیں اور جسم کے صرف کسی ایک حصہ میں بھی ہو سکتی ہیں اور تجربہ کار معالجین جانتے ہیں کہ وہ صحیح دوا کی طرف فوری راہنمائی کر سکتی ہیں اس لئے ان کی بہت اہمیت ہے لیکن اگر یہ راہنما علامات (Keynotes) جس دوائی کی طرف اشارہ کریں اور اس دوائی کی عمومی علامات مریض کی عمومی علامات کے مخالف ہوں تو ایسی صورت میں ہم ایک عجیب وغریب راہنما علامت کو مریض کی عمومی علامات پر قربان کر دیں گے اور ایسی دوا ڈھونڈیں گے جس میں وہ عمومی علامات پائی جائیں جو عمومی علامات مریض میں موجود ہیں۔ مثلاً ایک مریض یہ علامت بیان کرتا ہے کہ اسے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اس کی ناف دھاگے سے پیچھے کمر کی طرف کھنچ رہی ہے اب سب یہ جانتے ہیں کہ یہ ایک عجیب اور نایاب علامت Plumbum Met یعنی سیسے میں پائی جاتی ہے۔ اگر مریض کی جنرل علامات جن کی تفصیل اوپر آ چکی ہے۔ Plumbum Met کی جنرل علامات کے مخالف ہوں تو ہم اس ناف والی اہم Keynote علامت کو چھوڑ دیں گے اور مریض کی جنرل علامتوں سے مطابقت رکھنے والی دوا تلاش کریں گے۔

Case Taking

اب ہم اس مضمون کے دوسرے حصہ کی طرف آتے ہیں جس کا تعلق Case Taking کے فن سے ہے۔ کمبینیشنز Combinations اس بنیاد پر دیئے جاتے ہیں کہ ان میں شامل مختلف دوائیں پچھلے تجربوں میں ایک خاص بیماری میں مفید دیکھی گئی ہیں۔ لیکن فرض کریں کہ ایک Combination میں مریض کی دوائی نہیں ہے تو پھر ہم کیا کریں گے اور یہ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ Combinations کبھی کام کرتے ہیں کبھی نہیں حضور فرماتے ہیں۔

"کالک (Colic) کے نسخہ میں نکس وامیکا موجود ہے۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ پورے نسخہ سے فائدہ نہیں ہوا لیکن اکیلی نکس وامیکا کی ایک خوراک دی۔ اس نے حیرت انگیز فائدہ دکھایا۔"

(ہومیو پیتھی علاج بالمثل زیر دوا آرنیکا)

اب ایسی صورت میں تمام ہومیو پیتھ بیک زبان کہیں گے کہ پھر ہم مریض کی علامات کے مطابق ایک موزوں ترین دوائی ڈھونڈیں گے۔ بالکل صحیح لیکن مریض کی ایک درست دوائی ڈھونڈنا ایک لمبی ریاضت کو چاہتا ہے۔ وہ صلاحیتیں آہستہ آہستہ ماند پڑ جاتی ہیں جن کو ایک لمبا عرصہ استعمال نہ کیا جائے۔ وہ تیز نگاہ جس سے مریض کی علامات ڈھونڈھی جاتی ہیں وہ گہری نظر جس سے مطابقت رکھنے والی موزوں ترین دوائی تلاش کی جاتی ہے وہ رفتہ رفتہ کند ہوتی جاتی ہے۔ اگر ذہن میں صرف بیماریوں کے نام پر چند نسخے ہی موجود ہوں تو یہ مبتدیوں کے سلسلہ میں تو ایک قابل قبول بات ہے کہ وہ ہومیو پیتھی کے نہایت باریک مضامین کو چھوڑ کر Combinations بوقت ضرورت گھر میں استعمال کر لیں اور حضور ایدہ اللہ نے جو مختلف نسخے دنیا کو بتائے ہیں ان میں بھی حضور ایدہ اللہ کا یہی منشاء ہے کہ گھر کی عورتیں بچے اور دیگر مبتدی حضرات تیز فوری فائدہ حاصل کر سکیں اور اس بات نے الحمد للہ ہومیو پیتھی کو عام کرنے میں بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ لیکن کیا ایک اچھے پروفیشل ہومیو پیتھ کے پاس کوئی عذر ہے کہ وہ اپنے مریضوں کی سچی ہمدردی میں ان کے لئے کچھ وقت نکال کر ہر علامت پر غور کر کے ان کے لئے موزوں ترین دوائی تلاش نہ کریں! جو اس کو فوری کامل اور بغیر کسی سائیڈ ایفکٹس کے شفا دے سکے۔ اس مسلسل مشق سے ایک اچھا پروفیشل ہومیو پیتھ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ صلاحیت حاصل کر لیتا ہے کہ جس سے 'قطع نظر مریض کی بیماری کے نام کے' وہ مریض کی علامات کے مطابق بآسانی درست دوا تلاش کر لیتا ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ دوائیاں تو تفصیل سے میٹریا میڈیکا میں درج ہوتی ہیں لیکن مریض سے مطلوبہ علامات اخذ کرنا جوئے شیر لانے کے برابر ہے۔ مثلاً ایک مبتدی بھی کتاب میں سیپیا پڑھ کر یہ علامت ذہن میں محفوظ رکھ سکتا ہے۔ کہ سیپیا کی مریضہ میں بلاوجہ خاوند اور بچوں کی محبت غائب ہو جاتی ہے لیکن کون سی مریضہ ہمارے معاشرہ میں آپ کو کلینک میں آ کر یہ خوشی خوشی خبر سنائے گی کہ "جی ڈاکٹر صاحب میری اپنے خاوند اور بچوں سے محبت ختم ہو گئی ہے" غرض ہومیو پیتھی ایک سائنس بھی ہے اور آرٹ بھی ہے۔ اس کے قوانین اور اصول اٹل سائنسی حقیقت ہیں۔ لیکن Case Taking یعنی مریضوں کی درست علامات لینا ایک فن ہے۔

اس دنیا میں ہر شخص دوسرے سے مختلف ہے۔ ہر شخص کی اپنی ایک علیحدہ شخصیت ہے۔ اس کی اپنی ایک دنیا ہے اس کے مسائل جدا اور بحیثیت مریض وہ ہماری انفرادی توجہ چاہتا ہے۔ ایک مریض کوئی مشین نہیں کہ جو بگڑ گئی تو بس چند کل پرزے مرمت کر لئے بلکہ مریض میں موجود ایک روح ہے جو ایک حساس دل رکھتی ہے۔ ہومیو پیتھی کی عظمت اور دوسرے طریقہ ہائے علاج پر برتری اس وجہ سے بھی ہے کہ واحد یہی طریقہ علاج ہے جو انسان کی حساس روح کے وجود کو تسلیم کرتا ہے اور انسان کی باریک نفسیاتی بیماریوں تک بھی اس کو دسترس حاصل ہے۔ یعنی بالفرض کوئی مریض آپ کے کلینک میں پیشاب کی تکلیف لے کر آتا ہے اور یہ تکلیف اس کی کسی گہری نفسیاتی الجھن کی وجہ سے ہے تو کیا آپ اس کی پیشاب کی شکایت دور کرنے کی حد تک ہی رہیں گے۔ اگر آپ ایسا کر بھی لیں گے تو وہ بنیادی نفسیاتی بیماری کہیں کسی اور رنگ میں ظاہر ہو جائے گی۔ مسلسل Combination پریکٹس کرنے سے ایک ہومیو پیتھ کا ذہن ہرگز ہرگز اس پیشاب کی تکلیف کے پیچھے کسی گہری نفسیاتی بیماری کی علامات ڈھونڈنے کا عادی نہیں رہتا۔ وگرنہ شاید وہ اس نفسیاتی تکلیف کی چند دوائیں ملا کر دینے سے مریض کو کچھ تھوڑا بہت فائدہ پہنچا دیتا۔

خاکسار نے بھی ایک عرصہ Combinations پریکٹس کی ہے اب اس میں مشکل یہ تھی کہ مریض کے دوسرے وزٹ پر علامات میں جو تبدیلیاں ظاہر ہوتیں وہ کسی بھی دوائی کی طرف راہنمائی کرنے سے قاصر رہتیں کچھ پتہ نہ چلتا کہ اب کیا کیا جائے۔ مثلاً دو یا تین دواؤں میں سے کون سی دوا ان نئی علامتوں کا باعث بنی اور اب یہ علامتوں میں ہلکی سی تبدیلی کس دوا کو طلب کرتی ہیں کچھ پتہ نہ چلتا۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ کا اقتباس ایک دفعہ پھر ملاحظہ فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ کے مطابق Combination ایک استثنائی صورت ہے نہ کہ اکیلی دوا دینا۔

ہومیو پیتھی ایک ایسی چیز ہے کہ ایک ایسا شخص جس نے آج ہی اس کا نام سنا ہو اور آج ہی وہ چند دوائیں سن کر استعمال کرنا شروع کر دے تو کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل کرنا شروع کر دے گا۔ اسی طرح تمام ایسے لوگ جو اس کے متعلق کچھ بھی نہ جانتے ہوں وہ ملتی جلتی دوائیں استعمال کر کے تھوڑا بہت فائدہ ضرور حاصل کر لیتے ہیں لیکن کیا ہومیو پیتھی صرف یہی ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ ایک ہومیو پیتھ کا مقام بہت بلند ہے" اس سے مراد ہومیو پیتھی میں اس چھپی ہوئی خاصیت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ جس کو استعمال کر کے ایک ہومیو پیتھ انسانیت کو بہت زیادہ فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ یعنی ایک طرف تو ہومیو پیتھی سے تھوڑا بہت فائدہ حاصل کرنا ہے اور دوسری طرف ہومیو پیتھی سے آخری ممکنہ حد تک یعنی Maximum فائدہ حاصل کرنا ہے۔ ہومیو پیتھی علم کی تو بنیاد ہی اکیلی اکیلی دوائی کی خاصیتیں سمجھنا اکیلی اکیلی دوا کی شخصیت سمجھنا ہے۔ یہ بات نہ ہوتی تو حضور اپنے میٹریا میڈیکا میں اکیلی اکیلی دوا اتنی تفصیل سے نہ پڑھاتے۔ سیدھی سی بات ہے کہ جب کسی ہومیو پیتھ کو ایک مریض کے لئے ایک مناسب دوا نہیں مل پاتی تو مجبوراً Combination دیتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ شروع میں ایک مریض کے لئے ایک دوا ڈھونڈنا مشکل کام ہے اور ایک طرف علامتوں کا ہجوم ہوتا ہے اور دوسری طرف بہت سی ملتی جلتی علامتوں والی دوائیں لیکن مسلسل کوشش محنت اور دعا سے یہ مشکلات اللہ کے فضل سے آسان ہوتی جاتی ہیں۔ آخر میں دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں حقیقی احمدی ہومیو پیتھ بنائے اور ہم بہتر رنگ میں انسانیت کی خدمت کرنے والے ہوں۔ آمین۔

(یہ مضمون احمدیہ ہومیو پیتھک ایسوسی ایشن ربوہ کے اجلاس میں 25-12-98 کو پڑھا گیا۔)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 31869 میں Mrs. Enung Nur Hayati زوجہ Mubarik Achmad پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت 1979ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23-3-97 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر/-100000 روپے۔ 2۔ سونا وزنی 5 گرام مالیتی/-135000 روپے۔ 3۔ سلائی مشین مالیتی/-200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-390000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Mrs. Enung Nur Hayati انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Mubarik Achmad خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 Fuky.Fadhol Achmad انڈونیشیا۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 31870 میں Mrs.Ikoh Wasikoh زوجہ مکرم M.Daliz.A پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت 1989ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23-3-97 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ سلائی مشین مالیتی/-25000 روپے۔ 2۔ زمین برقبہ

630 مربع میٹر مالیتی-/130000000 روپے-
3- مکان واقع
Kp.Lonkob RT 06/02
مالیتی-/4000000 روپے- اور حق
مہر-/5000 روپے کل
جائیداد-/17030000 روپے- اس وقت
مجھے مبلغ-/60000 روپے ماہوار بصورت
جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی
ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر
انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے
بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع
مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی
وصیت حاوی ہو گی- میں اقرار کرتی ہوں کہ
اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام
تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ
تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ
Mrs.Ikoh Wasikoh ساکن انڈونیشیا
گواہ شد نمبر1 M.DaliZ.A انڈونیشیا گواہ شد
نمبر2 A.Surada انڈونیشیا-

مسل نمبر 31871 میں
Mrs.Aiyningsih زوجہ
Adum Mubark پیشہ خانہ داری عمر 34
سال بیعت 89.8.23 ساکن انڈونیشیا بقائمی
ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ
97-3-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری
وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر
منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد
منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس
کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے -1- ٹیلی
ویژن سیٹ مالیتی-/150000 روپے -2-
ریڈیو کیسٹ مالیتی-/100000 روپے -3-
فریجر مالیتی-/400000 روپے- اور حق
مہر-/20000 روپے- اس وقت مجھے
مبلغ-/50000 روپے ماہوار بصورت جیب
خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد
کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن
احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی
جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس
کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی
وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر
سے منظور فرمائی جائے- الامتہ
Mrs.Ai Yuningsih انڈونیشیا گواہ شد
نمبر 1 Adum Mubarak خاوند موصیہ
گواہ شد نمبر 2 Deden Irfan Nasir
انڈونیشیا-

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعہ 8- جنوری 1999ء

12-35 رات- جرمن سروس-
1-35 رات- چلڈرن کارنر- کلاس نمبر51
2-00 رات- درس القرآن- 99-1-7
3-40 رات- ہومیو پیتھی کلاس-
5-05 رات- تلاوت- درس الحدیث- خبریں-
5-40 رات- یسرنا القرآن کلاس-
6-05 صبح- درس القرآن 99-1-7
7-45 صبح- لقاء مع العرب-
8-45 صبح- اردو کلاس-
9-50 صبح- ہومیو پیتھی کلاس-194
11-05 دوپہر- تلاوت- درس الحدیث- خبریں-
11-55 دوپہر- یسرنا القرآن کلاس نمبر51-
12-15 دوپہر- پشتو پروگرام تقریر ارشاد احمد خان-
12-50 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- برکات خلافت-
1-35 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-45 دوپہر- اردو کلاس-
3-50 سہ پہر- کمپیوٹر سب کے لئے-
4-25 شام- بنگالی سروس-
5-05 رات- تلاوت- درس ملفوظات- خبریں
6-00 رات- خطبہ جمعہ لائیو-
7-05 رات- ڈاکومنٹری- آل پاکستان صنعتی نمائش98
7-35 رات- ملاقات- فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ-
8-40 رات- خطبہ جمعہ دوبارہ-
9-55 رات- لقاء مع العرب-
11-05 رات- تلاوت- حدیث-
11-35 رات- اردو کلاس-

☆☆☆☆☆☆

ہفتہ 9- جنوری 1999ء

12-35 رات- جرمن سروس-
1-50 رات- چلڈرن کارنر-
2-10 رات- طبی معاملات-
2-45 رات- خطبہ جمعہ 8- جنوری 99ء
3-55 رات- ملاقات- فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ-
5-05 رات- تلاوت- حدیث- خبریں-
5-40 رات- چلڈرن کارنر-
6-00 صبح- لقاء مع العرب-
7-05 صبح- خطبہ جمعہ-
8-15 صبح- اردو کلاس-
9-20 صبح- کمپیوٹر سب کے لئے حصہ 92-
9-55 صبح- ملاقات- فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ-
11-05 دوپہر- تلاوت- درس الحدیث- خبریں-
12-00 دوپہر- چلڈرن کارنر-
12-25 دوپہر- سرائیکی پروگرام- ملاقات 97-1-9
1-25 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-30 دوپہر- اردو کلاس-
3-45 سہ پہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
4-15 شام- درس القرآن- لائیو-
6-05 رات- تلاوت- خبریں-
6-45 رات- انڈونیشین پروگرام-
7-15 رات- بنگالی سروس-
7-45 رات- چلڈرن کلاس نمبر129-
9-20 رات- لقاء مع العرب-
10-30 رات- التفسیر الکبیر پروگرام- نمبر26
11-05 رات- تلاوت- درس الحدیث-
11-30 رات- اردو کلاس-

☆☆☆☆☆☆

ربوہ میں لوڈشیڈنگ کے اوقات

صبح- 7 سے 9 بجے تک
دوپہر- 12 سے 2 بجے تک
شام- 4 سے 5 بجے تک
رات- 11 سے 12 بجے تک
رات- 2 سے 3 بجے تک

(واپڈا)

☆☆☆☆☆☆

اخبار الفضل خود خرید کر پڑھیئے

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ ناصرہ کریم صاحبہ اہلیہ کریم احمد جنجوعہ صاحب مورخہ 20- دسمبر 1998ء کو جرمنی میں وفات پا گئی ہیں- ان کا جنازہ اور تدفین جرمنی میں ہی ہوئی ہے- احباب کرام سے موصوفہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے-

☆☆☆☆☆☆

اعلان داخلہ

○ فیکلٹی آف منیجمنٹ سائنسز اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد نے مندرجہ ذیل پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں-

1- BBA آنرز برائے طلباء
2- MBA ریگولر برائے طلباء و طالبات
3- MBA انفارمیشن ٹیکنالوجی برائے طلباء و طالبات
4- PGD کمپیوٹر سائنس
5- B.Sc آنرز کمپیوٹر سائنس
6- M.Sc کمپیوٹر سائنس

داخلہ فارم وغیرہ 300 روپے کے عوض ادارہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں- میرٹ کا تعین سابقہ تعلیمی ریکارڈ داخلہ ٹیسٹ اور انٹرویو پر کیا جائے گا-

(نظارت تعلیم)

☆☆☆☆☆☆

ولادت

○ مکرم میجر (ریٹائرڈ) اعجاز احمد صاحب B-54 عسکری فلیٹ گلبرگ III لاہور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ کیم دسمبر 1998ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے- جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ابتسام احمد مرحمت فرمایا ہے- نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے- احباب کرام سے نومولود کی صحت و سلامتی والی لمبی عمر ملنے کے لئے دعا کی تحریک ہے-

☆☆☆☆☆☆

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام منور احمد انور سے تبدیل کر کے منور احمد خان رکھ لیا ہے- لہٰذا آئندہ مجھے اس نام سے لکھا اور پکارا جائے-
منور احمد خان ابن مکرم عبدالرحیم خان صاحب کوارٹر نمبر124 صدر انجمن احمدیہ ربوہ-

☆☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 3

انصار اللہ' خدام الاحمدیہ' لجنات اس طرف توجہ کریں ان سب لوگوں تک جہاں تک ممکن ہے پہنچنے کی کوشش کریں اور ان سے کہیں کہ اگر تم نے کچھ سبق سیکھنے ہیں' طریقے معلوم کرنے ہیں ہم حاضر ہیں مگر کچھ نہ کچھ نماز ضرور شروع کرو- اگرچہ پانچ وقت کی نماز فرض ہے مجھے کوئی حق نہیں کہ میں کہوں کچھ نہ کچھ مگر میں جانتا ہوں کہ انسان کمزور ہے اور اللہ تعالیٰ بھی جانتا ہے کہ انسان کمزور ہے اسی لئے اس نے کچھ اس قسم کی رعایتیں دے رکھی ہیں کہ حسب توفیق آگے بڑھو تھوڑا تھوڑا نیکی کی طرف آگے بڑھنا شروع کرو- آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خود تمہاری طرف زیادہ تیزی سے آگے بڑھے گا- یہ مراد نہیں کہ نعوذباللہ میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ پانچ نمازیں فرض ہیں ایک ہی پڑھا کریں- میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر پانچ کسی صورت نہیں پڑھ سکتے تو خدا کے لئے ایک تو پڑھیں- یہ ویسی ہی بات ہے جیسے پانچ وقت کا کھانا میسر نہیں' تو چوبیس گھنٹے میں ایک وقت کی روٹی تو مل جائے' یہ مراد نہیں کہ پانچ وقت کی ضرورت نہیں ہے- بس آپ اور کچھ نہیں اول تو پانچ کے لئے کوشش کریں یہ عہد کریں کہ ہم نے نماز ضرور پڑھنی ہے- نمازیں شروع میں خالی رہیں گی' رفتہ رفتہ بھریں گی- یہ خیال غلط ہے کہ نماز پڑھتے ہی آپ عرش معلی کی سیریں کرنے لگ جائیں گے-

(خطبہ جمعہ 7- فروری 1997ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل)

★ ★ ★ ★

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 5- جنوری- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 7درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 16درجے سنٹی گریڈ
6-جنوری- غروب آفتاب- افطار 5-21
7-جنوری- طلوع فجرانتہائے سحر 5-41
7-جنوری- طلوع آفتاب 7-07

عالمی خبریں

بھارتی کانگریس کے آئین میں تبدیلی

بھارتی نیشنل کانگریس کی صدر سونیا گاندھی نے اپنی پارٹی کے آئین میں تبدیلی کردی ہے۔ نئی ترامیم کے مطابق پارٹی کنٹرول میں چلنے والی تمام جائیدادوں اور ٹرسٹوں کو مرکزی ادارہ کے کنٹرول میں دے دیا جائے گا۔ جسے سونیا خود چلائیں گی۔ تمام متنازعہ امور پر حتمی فیصلہ کا اختیار بھی انہی کے پاس ہوگا۔ پارٹی کے 33 فیصد عہدے عورتوں کے لئے اور 20 فیصد اقلیتوں کے لئے مخصوص ہونگے۔

جنوبی لبنان پر اسرائیلی حملہ

اسرائیل کے لڑاکا طیاروں نے جنوبی لبنان میں ایران نواز شیعہ ملیشیا حزب اللہ کے ٹھکانوں پر زبردست بمباری کی جس سے چھ افراد زخمی ہوگئے۔ ریڈیو سٹیشن اور تربیتی مراکز کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ حزب اللہ کے ایک رہنما نے کہا کہ اسرائیلی حملے کے جواب میں وہ اسرائیل پر حملوں کا سلسلہ تیز کردیں گے۔

صومالیہ میں حملہ

صومالیہ میں دارالحکومت موگادیشو کی طرف جانے والی ایک بس پر ٹینک شکن راکٹ سے حملہ کرکے 28- افراد کو ہلاک کردیا گیا۔ یہ حملہ باغی فوج نے کیا۔ اس میں عام مسافروں کے علاوہ فوجی بھی سوار تھے۔ 10- افراد زخمی ہوئے۔

آٹھ امریکی دہشت گرد

اسرائیل کی پولیس نے 8- امریکی بنیاد پرست عیسائیوں کو گرفتار کرلیا ہے ان پر الزام ہے کہ وہ اس صدی کے اختتام پر دہشت گردی کرنا چاہتے تھے۔ وہ امریکہ میں اپنا مکان اور نوکریاں چھوڑ کر کئی دن سے غائب تھے۔

صدر کلنٹن کو ایک اور دھچکا

امریکہ کے صدر ابھی ایک سکینڈل سے جان نہیں بچا پائے تھے کہ ایک اور زبردست خبر نے امریکی اداروں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ایک تیرہ سالہ سیاہ فام لڑکے نے جس کی ماں طوائف تھی دعویٰ کیا ہے وہ کلنٹن کی ناجائز اولاد ہے۔ اس نے تحقیق کے لئے ڈی این اے ٹیسٹ لیبارٹری میں بھجوادیئے ہیں۔

ایران کی تردید

ایران نے شمالی کوریا سے میزائل خریدنے کے الزام کی تردید کی ہے۔ ایران نے کہا ہے کہ اس کو کسی بھی ملک سے میزائل خریدنے کی ضرورت نہیں۔ ہم اپنی دفاعی ضروریات خود پوری کرسکتے ہیں۔

ہندو عیسائی فسادات

انتہا پسند ہندو جماعت وشیوا ہندو پرشد نے الزام لگایا ہے کہ ہندو عیسائی فسادات میں امریکی سی آئی اے ملوث ہے بھارت میں امریکی خفیہ ایجنسی عیسائیوں کو مکمل مدد فراہم کرتی ہے اور اس مقصد کے لئے عیسائی مشنریوں کو بھاری رقوم فراہم کی جا رہی ہیں۔

انڈونیشیا میں پولیس فائرنگ

انڈونیشیا میں مشتعل مظاہرین پر پولیس کی فائرنگ سے گیارہ افراد ہلاک جبکہ 23 زخمی ہوگئے۔ جکارتہ میں حکام نے کہا ہے کہ مظاہرین نے صوبہ اچے میں کئی سرکاری عمارتوں پر حملہ کیا۔ اور انہیں نذر آتش کرنے کی کوشش کی۔

نوفلائی زون کا مسئلہ

عراق نے کہا ہے کہ خود ساختہ نوفلائی زون غیر قانونی ہے اس کو کسی صورت تسلیم نہیں کریں گے یہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ اس کا مقصد عراق کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنا ہے۔ صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ عراقی عوام جرات و بہادری کے ساتھ ساتھ مشکلات کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔

برطانیہ میں تارکان وطن

برطانیہ میں غیر قانونی تارکین وطن کی تعداد میں ہر ماہ 4- ہزار افراد کا اضافہ ہو رہا ہے۔ ان میں زیادہ تعداد کوسووو کے البانوی نژاد باشندوں کی ہے۔

ملکی خبریں

مظفر گڑھ میں دہشت گردی

مظفر گڑھ کے نواحی قصبہ کرم داد قریشی میں نامعلوم دہشت گردوں نے فقہ جعفریہ کی امام بارگاہ میں نماز فجر کے بعد درس قرآن کے دوران فائرنگ کرکے 16- نمازیوں کو ہلاک کردیا۔ چار دہشت گردوں نے مسجد میں داخل ہوکر اندھا دھند فائرنگ کردی۔ 13- افراد موقع پر جاں بحق ہوئے جبکہ 3- ہسپتال میں جاکر دم توڑ گئے۔ سات افراد شدید زخمی ہیں۔ 3- کی حالت نازک ہے۔ چار دہشت گرد سوزوکی کار میں آئے ایک گاڑی میں بیٹھا رہا۔ دوسرا مسجد کے دروازے پر پہرہ دیتا رہا۔ دو نے اندر گھس کر گولیاں برسادیں۔ داڑھی والے دہشت گرد نے لاشوں کا ڈھیر لگادیا۔ حملہ آور پندرہ منٹ تک فائرنگ کرتے رہے۔ علاقے میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا دکانیں بند ہوگئیں اعلیٰ افسران موقع پر پہنچ گئے زخمیوں کو مظفر گڑھ اور ملتان کے ہسپتالوں میں داخل کردیا گیا۔

وزیر اعظم کی اداکار محمد علی سے ملاقات

وزیر اعظم نے گذشتہ روز اداکار محمد علی سے ملاقات کی۔ اداکار موصوف حال ہی میں دل کے بائی پاس کامیاب آپریشن کے بعد امریکہ سے آئے ہیں۔

وزیر اعظم کا اظہار افسوس

مظفر گڑھ میں دہشت گردی کے ہولناک واقعہ پر وزیر اعظم نواز شریف نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ خون کی ہولیاں کھیلنے والوں کو نشان عبرت بنادیں گے۔ کراچی میں پھندا سخت ہونے کے بعد اب پنجاب کا سکون تباہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کوئی مسلمان بابرکت مہینے میں بے گناہوں کی زندگیاں ختم کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ زندگی موت اللہ کے ہاتھ میں ہے ہم دھماکوں سے ڈرنے والے نہیں۔

سانحہ کی تحقیقات فوج کرے گی

مظفر گڑھ کے سانحہ کی تحقیقات بھی فوج کے حوالے کردی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے دہشت گردوں کو ہر قیمت پر 48 گھنٹے میں گرفتار کرنے کی ہدایت کی ہے۔

پنجاب کی صورت حال تشویش ناک

پارلیمنٹ ہاؤس میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا کہ پنجاب میں امن وامان کی صورت حال تشویش ناک ہوگئی ہے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ ایجنسیوں نے پنجاب میں دہشت گردی کی اطلاع دی تھی مگر کسی خاص جگہ کا حوالہ نہیں دیا تھا۔ ایجنسیوں میں کارروائی ڈالنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ان کا محاسبہ کرنا ہوگا۔

قومی اسمبلی میں قرارداد مذمت

وزیر اعظم نواز شریف پر بم دھماکے کے ذریعے ناکام قاتلانہ حملہ کرنے پر قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قرارداد مذمت منظور کرلی۔ ایم کیو ایم نے بھی واقعہ کی مذمت کی۔ تمام اپوزیشن ارکان نے بھی قرارداد کی حمایت کی۔

متحدہ کے کارکن کو پھانسی

متحدہ قومی موومنٹ (ایم کیو ایم) کے ایک کارکن رفیع عرف ببلی کو ایک لڑکی کو اغوا کرکے اجتماعی زیادتی کرنے اور تاوان طلب کرنے کے جرم میں کراچی کی ایک فوجی عدالت سے موت کی سزا پانے کے بعد گذشتہ روز پھانسی دے دی گئی۔

ذوالفقار کھوسہ بری

واپڈا نے تحقیقات کے بعد پنجاب کے وزیر خزانہ ذوالفقار کھوسہ کو بجلی چوری کے الزام سے بری کردیا۔ واپڈا کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل راؤ ذوالفقار علی نے صحافیوں کے اعزاز میں دی گئی افطار پارٹی میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے یہ بات بتائی۔

بینظیر کی جنگ

سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملک میں ایک ہی خاندان کی آمریت کے خلاف جنگ کرتی رہوں گی۔ نواز شریف نے ملک کے سارے ادارے تباہ اور معیشت برباد کردی ہے۔ چھوٹے صوبوں کو بڑے صوبوں کے خلاف کردیا ہے۔ یہ بات انہوں نے اپنے والد ذوالفقار علی بھٹو کی سالگرہ پر ایک پیغام میں کہی۔

وزیر اعظم کے دورے

وزیر اعظم کے 37 غیر ملکی دوروں پر 13- کروڑ 37- لاکھ روپے خرچ آیا۔ ان دوروں کا دورانیہ 93 روز ہے۔

پنجاب میں بھی

تحریک جعفریہ نے مطالبہ کیا ہے کہ پنجاب میں بھی فوجی عدالتیں قائم کی جائیں۔ اہل تشیع کا قتل گہری سازش کا ایک حصہ ہے۔ ملک میں دہشت گردی اور بدامنی کی حکمرانی ہے۔

دیسی گھی سے تیار شدہ مٹھائیاں
خوشاب کے مشہور تحفے ڈھوڈا، پتیسہ
احمد سویٹس اینڈ بیکرز
کالج روڈ ربوہ

سال نو مبارک ہو اور جھولیاں بھریں
مبارک ایام کے رحمتوں، برکتوں اور خوشیوں سے
ہومیو پیتھک ادویات پر خصوصی رعایت سے
(مبارک ایام میں جمعۃ المبارک کو 9 تا 12 بجے دوپہر)
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گولبازار ربوہ - فون 212399

ضرورت گھریلو ملازم
ایک گھریلو ملازم کی ضرورت ہے- رہائش، بجلی، پانی اور سوئی گیس دی جائے گی مختصر فیملی والے یا ضرورت مند ادھیڑ عمر مرد- عورت رابطہ کریں- معقول تنخواہ دی جائے گی- مبارک ہومیو کلینک
مکان نمبر 4-B/42 دارالعلوم وسطی ربوہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212515
رہائش 212300